

فیضِ ملت ایک مثالی معلم

از

شہزادہ حضور فیضِ ملت

حضرت علامہ مفتی محمد فیاض احمد اویسی

مدظلہ العالی



www.FaizAhmedOwaisi.com



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الصلوة والسلام علیک یا رحمة للعالمین ﷺ

فیضِ ملت ایک مثالی مُعَلِّم

از

عالم با صفا، پاسبان مسلک اہلسنت، شہزادہ حضور فیضِ ملت

حضرت علامہ مفتی محمد فیاض احمد اویسی مدظلہ العالی

نوٹ: اگر اس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تاکہ اس غلطی کو صحیح کر لیا جائے۔ (شکریہ)



حضور فیض ملت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مثالی معلم

تحریر: محمد فیاض احمد اویسی رضوی (ناظم اعلیٰ جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور)

ہمارے آقا کریم روف و رحیم ﷺ پر سب سے پہلی وحی جو نازل ہوئی وہ ہے:

إِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۝ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ (پارہ ۳، سورۃ العلق، آیت ۱ تا ۵)

ترجمہ کنزالایمان: پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور

تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم۔ جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔ آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا۔

اس پہلی وحی کے نزول سے پڑھنے پڑھانے کی اہمیت کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے سچ تو یہ ہے کہ انسان کو اشرف المخلوقات کا اعزاز تعلیم کی بدولت ملا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ۝ (پارہ ۱، سورۃ البقرۃ، آیت ۳۱)

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھائے۔

تدریس پیشہ انبیاء ہے اللہ تعالیٰ کے جتنے اولوالعزم انبیاء کرام دنیا پہ تشریف لائے سب نے انسان کی فلاح و صلاح کے لیے تعلیم و تعلم جیسے مقدس فریضہ کو نہایت ہی ذمہ داری سے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ ہمارے رسول کریم ﷺ نے بھی اپنی

بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

(رواہ ابن ماجہ برقم 229 فی حدیث عبد اللہ بن عمرو)

یعنی میں تعلیم دینے کے لیے بھیجا گیا ہوں۔

صحابہ کرام تابعین تبع تابعین سلف صالحین اور اولیاء کاملین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے امت مسلمہ کی تعلیم و تربیت کے لیے دور دراز ملکوں کا سفر کیا حقیقت یہ ہے کہ روحانی مدارج علم کی بدولت پروان چڑھتے ہیں۔ شہنشاہ بغداد سیدنا غوث اعظم جیلانی قدس سرہ النورانی کا فرمان ہے:

درست العلم حتی صرت قطباً

یعنی میں علم پڑھاتے پڑھاتے مقام قطبیت تک پہنچا ہوں۔



جن علماء کرام کا اوڑھنا بچھونا تعلیم و تدریس ہے انہی کے متعلق سرور عالم ﷺ نے فرمایا: **العلماء ورثة الانبياء** یعنی علماء ہی انبیاء کرام کے وارث ہیں یہ اعزاز صرف علم ہی کی وجہ سے علماء کرام کو ملا ہے۔

(اخرجه ابو داؤد و الترمذی، بروایۃ ابی داؤد)

معاشرہ کی اصلاح کے لیے استاد کا کردار ہر دور میں نمایاں رہا ہے چودھویں صدی ہجری میں دنیا میں علم کی روشنی پھیلانے میں جن معلمین علماء نے نمایاں کردار ادا کیا ان میں حضرت فیض ملت قدس سرہ کا نام سرفہرست ہے اہل علم جنہیں مفسر اعظم پاکستان کہتے ہیں صاحب نظر انہیں "فیض مجسم" کا لقب دیتے ہیں چالیس سے زائد علوم و فنون پر، چار ہزار (4000) سے زائد کتب و رسائل تصنیف کرنے پر ان کو ثانی العہد حضرت کہا جاتا ہے۔ نصف صدی سے زائد انہوں ملک کے گوشے گوشے میں جا کر فروغ علم کے لیے مسند تدریس کو زینت بخشا اور ان کے تلامذہ کی تعداد ہزاروں میں ہے۔

مختصر تعارف

ولادت: آپ ۱۳۵۰ھ (۱۹۳۲ء) میں ضلع رحیم یار خان کی بستی حامد آباد میں ایک صالح بزرگ میاں نور احمد اویسی کے ہاں پیدا ہوئے۔ قرآن کریم حفظ کیا اور ۱۹۴۷ء میں ریلوے اسٹیشن خانپور کی مسجد مستری کمال الدین میں پہلی مرتبہ تراویح میں قرآن پاک سنایا آپ خود فرمایا کرتے تھے کہ جب میں نے پہلی مرتبہ تراویح میں قرآن کریم کا ختم کیا تو ہم اس کے ساتھ ۲۷ رمضان کو قیام پاکستان کی خوشی بھی منارہے تھے اور ہندوستان سے ہجرت کر کے آنے والے مسلمان بھائیوں کا ریلوے اسٹیشن پر استقبال بھی کر رہے تھے۔

www.Faizahmedowaisi.com

علوم عربیہ و اسلامیہ: ۱۹۵۱ء میں حضرت علامہ خورشید ملت مولانا خورشید احمد فیضی اور استاذ العلماء علامہ عبدالکریم فیضی رحمہما اللہ سے درس نظامی کی کتب پڑھ کر فراغت نصیب ہوئی تو دورہ حدیث و دیگر امہات کتب کی تعلیم کے لئے جامعہ رضویہ لائل پور (فیصل آباد) میں داخلہ لیا۔ ۱۹۵۲ء بمطابق ۱۳۷۱ھ میں محدث اعظم پاکستان مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک ہاتھوں سے دستار بندی ہوئی اور سند فراغت حاصل کی۔

۱۹۵۳ء جامعہ اویسیہ رضویہ منبع الفیوض حامد آباد (رحیم یار خان) کی بنیاد رکھی۔ تدریس کا شوق انہیں دوران تعلیم ہی سے تھا۔ جب آپ درس نظامی کی آخری کتب پڑھتے تھے تو آپ کے اساتذہ کرام نے وسطانی کلاس کے طلباء کو پڑھانے کی ذمہ داری سونپ دی۔ ایک بالغ معلم کی حیثیت سے آپ کا تعارف دوران تعلیم ہو چکا تھا یہی وجہ ہے جب آپ نے حامد آباد میں مدرسہ کی بنیاد رکھی تو ملک بھر سے علماء کرام و مشائخ عظام نے اپنے صاحبزادگان کو زور تعلیم سے آراستہ کرنے

کے لیے حضرت فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں روانہ کیا۔

☆ **جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کا قیام :** ۱۳۰ھ / 1959ء میں حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ نے بہاولپور میں جامعہ اویسیہ رضویہ کی بنیاد رکھی تو تشنگانِ علم و دراز علاقوں سے کشاں کشاں یہاں آنے لگے۔ بہاول پور میں چراغِ علم روشن فرمایا، یہاں دیئے سے دیا جلا، جہالت کی تاریکی ختم ہوئی اور علم کے جھنڈے لہرانے لگے۔

حضرت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہ کا انداز تدریس :

آپ کا انداز تدریس دل نشین تھا آپ طلباء پر نہایت شفیق و مہربان تھے علمِ صرف، علمِ نحو، منطق (بولنا، صحیح دلیل بنانے کا علم) اور ریاضی کے مشکل مقامات اور پیچیدہ مسائل پر ایسی قابل گفتگو فرماتے کہ مبتدی (Beginner) طالب علم بھی بڑی آسانی سے سمجھ جاتا ہے۔ ماہرینِ تعلیم نے کامیاب اور مثالی معلم کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ایک مدرس کا فریضہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے متعلقہ اسباق کو پوری ذمہ داری سے پڑھائے، اسباق کے مضامین کو دلنشین اور مؤثر طور پر طلباء کے ذہن میں منتقل کرے، طلباء کی علمی ترقی، اخلاقی بلندی، علمی میدان میں کامیابی، دینی علمی خدمات میں انہیں فعال و متحرک بنانے کے لیے کوشاں رہے، ان کے ذہن و فکر، قلب و مزاج اور اخلاق و کردار ہر ایک کی اصلاح کے ساتھ انہیں مردانِ کار کی صف میں نمایاں مقام پر لا کھڑا کرے۔ یہ نمایاں خوبیاں حضرت مفسر اعظم پاکستان فیض ملت علامہ اویسی صاحب نور اللہ مرقدہ میں بدرجہ اتم پائی جاتی تھیں۔

طلباء کے رجحانات سے آگاہی آپ کا خاصہ تھا۔ طلباء چونکہ طبعی طور مختلف رجحانات و میلان کے حامل ہوتے ہیں بعض کو شعر و سخن سے دلچسپی، تو بعض تقریر و خطابت کے دلدادہ ہوتے ہیں، کچھ تجوید و قراءۃ میں مہارت چاہتے ہیں تو کچھ تصنیف و تالیف کا شوق رکھتے ہیں حضرت فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ دورانِ تدریس طلباء کے انفرادی اختلافات کو ملحوظ رکھتے ہوئے توضیحی (illustrative، تشریحی) پہلوؤں پر روشنی ڈالتے اور طلباء کی مطلوبہ شعبہ جات میں نہ صرف ان کی حوصلہ افزائی فرماتے بلکہ مناسب رہنمائی سے بھی نوازتے، مقصود یہ ہوتا ہے کہ طلباء کی صلاحیتوں کو صحیح سمت میں متعین کیا جائے تاکہ قصرِ دین و ملت کے یہ معمارِ تعلیم کی عمارت کو مستقل بنیادیں فراہم کر سکیں۔

ممتاز عالم دین علامہ محمد منشا تابش قصوری صاحب حضرت مفسر اعظم پاکستان فیض ملت علامہ اویسی صاحب نور اللہ مرقدہ

کی تدریس کے متعلق لکھتے ہیں۔

کہ اظہار علم کا بڑا شعبہ درس و تدریس اور تعلیم و تعلم ہے تبلیغ دین کی انجام دہی میں اسے اولیت حاصل ہے مُدَرِّس کی خوبیوں میں بنیادی وصف حسن اخلاق ہے، قابلیت محنت تو بعد کی باتیں ہیں مسند تدریس پر وہی استاد کامیاب و کامران نظر آئے گا جو اخلاقی اعتبار سے طلباء پر اثر انداز ہوگا، رعب و جلال اور علمیت کا بھاری بھرم تلامذہ کے دل میں ادب و احترام اور محبت و عظمت کا سکہ نہیں بٹھا سکے گا دیکھا گیا ہے کہ بعض مدرسین نئے نئے طلباء پر سختی کی انتہاء کر دیتے ہیں اور طلباء ایک ایک کر کے اپنی راہ لیتے ہیں اور استاد کے لیے صرف مسند ہی زینت رہ جاتی ہے اور وہ اپنی اس کمزوری کو دور کرنے کے لیے قطعاً توجہ نہیں دیتا، آخر کیا ماجرا ہے کہ میرے تلامذہ مجھے داغ مفارقت کیوں دے گئے؟ ان خوبیوں کو اگر علامہ اویسی صاحب میں دیکھا جائے تو جو بن پہ نظر آتی ہیں طالب علم سے محبت و شفقت، سبق کو احسن طریقہ سے سمجھانا اور پھر سوالات کے جوابات کو ذہن نشین کروانا آپ کا طرز امتیاز ہے مجھے آپ سے شرف تلمذ حاصل نہیں مگر آپ کے تلامذہ میں سے جن کو بھی راقم السطور جانتا ہے وہ آپ کا نام ادب و احترام سے لیتا ہے اور آپ کے انداز تدریس کی تعریف اور آپ کی شفقت کا برملا اظہار بالفاظ شیریں کرتا ہے۔ آپ کی عاجزی و انکساری پر رطب اللسان نظر آتا ہے تلامذہ آپ کو اپنا محسن تصور کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ کے ارشد تلامذہ بھی آپ بہترین شہرت کا سبب ہیں اور آپ کی ذات ان کے حقوق کی محافظ ہے سالہا سال سے مسلسل محنت سے ہزاروں فضلاء علماء اور حفاظ پیدا ہوئے جن کی فہرست طویل اور شمار سے باہر ہے۔ ان کے اسماء گرامی درج کرنے کے لیے سینکڑوں صفحات درکار ہیں۔

www.Faizahmedowaisi.com

(ملخصاً از مختصر سوانح حضرت فیض ملت)

☆ شیخ القرآن مفتی مختار احمد درانی شیخ الحدیث مدرسہ سراج العلوم خانپور حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ کے شاگرد رشید ہیں لکھتے ہیں۔

آپ (حضرت مفسر اعظم پاکستان قدس سرہ) نے نصف صدی سے زائد درس نظامی کی کرات مرات مرتبہ فنون متداولہ مروجہ کی تدریس فرمائی، ہر فن میں یکتا روزگار تھے مشکل سے مشکل اسباق طلباء کے اذہان میں منقوش کرنا حضرت کا خاصہ تھا۔

دورہ حدیث شریف: سال ہا سال آپ دورہ حدیث پاک مکمل صحاح ستہ اکیلے پڑھاتے رہے۔ مشکلات

حدیث کا نہایت ہی تحقیقی حل فرماتے۔ تعارض حدیث رفع فرماتے، اختلاف آئمہ بیان فرما کر حنفی مذہب کے ترجیحی دلائل بیان فرماتے۔ گویا تذریس دورہ حدیث میں بھی آپ عدیم المثال (بے مثال) تھے۔

دورہ تفسیر القرآن: تقریباً ۴۵ سال دورہ تفسیر القرآن پڑھایا، مکمل قرآن پاک کی تلاوت مع ترجمہ کنز الایمان بیان فرماتے جن آیات کریمہ کو دیگر مذاہب باطلہ کے لوگ اپنے مسلک کے مطابق دلیل بنا کر پیش کرتے ہیں انہی آیات کریمہ سے کمالات مصطفیٰ ﷺ ثابت فرماتے مثلاً کمال علم غیب رسول۔ کلی تفصیلی علم ثابت فرماتے اور علم غیب کی نفی کی آیات کا شافی جواب بیان فرماتے۔ اسی طرح کمال نور محمدی ﷺ قرآن و حدیث کی روشنی میں براہین قاطعہ سے ثابت فرماتے، مسئلہ استمداد (مدد طلب کرنا) مسئلہ حیات النبی ﷺ و دیگر تمام مختلف مسائل اولہ اربعہ کی روشنی میں ثابت فرماتے۔ طلباء کے سوالات خندہ پیشانی سے سکر انہیں تسلی بخش جوابات دیتے تھے۔ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں تشنگان علوم نے آپ سے علمی فیض حاصل کیا آج وہ مناظر اہلسنت بن کر مختلف مقامات پر دینی علمی خدمت کر رہے ہیں۔ (ماہنامہ فیض عالم بہاولپور ستمبر ۲۰۱۰ء)

☆ صاحبزادہ سید محمد زین العابدین شاہ راشدی (کراچی) اپنے مقالہ میں حضور فیض ملت قدس سرہ کی تدریسی خوبیاں بیان کرتے ہوئے یوں رطب اللسان ہیں۔

فیض مجسم، شیخ القرآن علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی نور اللہ مرقدہ کی ذات بے شمار خوبیوں کی جامع تھی۔ علماء تو بہت ہیں لیکن جو فیض مجسم میں خوبیاں تھیں وہ قابل ذکر ہیں ان میں سب سے بڑی خوبی اپنائیت تھی یعنی غیر کو اپنا بنانے کا گر۔ جو ایک بار ملتا تھا وہ ہمیشہ کے لئے گرویدہ بن جاتا۔

الہی سحر ہے پیران خرقہ پوش میں کیا کہ اک نظر سے جوانوں کو رام کرتے ہیں علماء حضرات اپنے شاگردوں کو اہمیت نہیں دیتے لیکن فیض مجسم ہر شاگرد کی خود تعریف فرماتے، ان کی خوبی کو اجاگر کرتے، اسباق کے دوران ان کے نام کے ساتھ علامہ اور مولانا کا لاحقہ لگا کر پکارتے، ان کے کام کی خوب تعریف فرماتے جس سے شاگرد کی حوصلہ افزائی ہوتی۔

فیض مجسم نور اللہ مرقدہ، اعلیٰ اخلاق، نایاب کردار بلند اوصاف سے متصف تھے، عاجزی اور سادگی کا پیکر تھے، یہی وجہ ہے کہ کثیر تعداد میں نوجوان علماء آپ کے قرب میں بیٹھے اور فیضاب ہوئے۔

جذبہ دین اس قدر افزوں تھا کہ ہر وقت ہر لمحہ ترویج و اشاعت میں مصروف رہتے، پڑھتے، پڑھاتے، سکھاتے، لکھتے، لکھاتے یا پھر اوراد و وظائف میں مصروف رہتے، کوئی لمحہ ضائع نہیں کرتے ان کی زندگی میں بالخصوص نوجوانوں کے لئے بڑا درس ہے۔ (فیض عالم ماہنامہ)

☆ ماسٹر میاں عطاء محمد نعیمی (نور پور تھل) اپنے مقالہ میں حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ کے تدریسی امتیازات پر یوں اظہار خیال کرتے ہیں۔

دورۂ تفاسیر علم و عرفان کی بارش: آپ (حضور فیض ملت) جماعت اہل سنت میں وہ واحد علمی روحانی شخصیت ہیں جنہوں نے متعدد بار اور متواتر کئی سالوں سے ملک کے گوشے گوشے میں تفسیر پاک کا دورہ پڑھایا ہے سندھ سے لیکر بلوچستان تک اور پنجاب سے لیکر خیبر تک ہر صوبے میں متعدد بار قرآن پاک کے دورہ پڑھائے اس دوران ایسے علمی، ادبی، روحانی، اعتقادی نکات بیان فرماتے کہ سامعین عیش عیش کر اٹھتے اور ان تفاسیری دوروں میں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں خوش نصیب علم و عرفان کی بارش سے سیراب ہوئے اور اپنے علمی اشکال کا تسلی بخش حل پایا، آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے والے بتاتے ہیں کہ آپ کے پڑھانے کا انداز بڑا منفرد تھا پیچیدہ سے پیچیدہ مسئلہ بھی ایسے سہل انداز میں پیش فرماتے کہ سامع مطمئن ہو جاتا اور نور علم سے اپنا دامن بھر لیتا۔

یہ فیضان نظر بخشا گیا ہے اہل مکتب کو
خزف ریزوں سے کر لیتے ہیں جو لعل و گہر پیدا

www.Faizahmedowaisi.com

(فیض عالم ماہنامہ)

حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ نے تدریس و تعلیم کے آداب پر کثرت سے کتب و رسائل تصنیف فرمائے ہیں۔

آپ کے "رسالہ استاد و شاگرد کے آداب" سے چند کتابیات پیش ہیں جو یقیناً معلمین اور تلامذہ کے لیے انمول موتی ہیں لکھتے ہیں۔

فقیر کی اس موضوع (استاد و شاگرد کے آداب) پر درجن سے زائد رسائل و ضخیم تصانیف سپرد قلم ہیں۔ الحمد للہ اکثر شائع شدہ ہیں۔

اسی رسالہ میں حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ نے طلباء کو علم میں کامیابی کا راز بتاتے ہوئے ایک مقام پر لکھتے ہیں:

فقیر اویسی غفرلہ نے اپنے دور تعلیم میں تین امور کو علم کی جان پایا ہے۔

(۱)..... بہ دل و جان استاذ کا احترام و ادب۔

(۲)..... تقویٰ اور پرہیزگاری، یہاں تک کہ مستحبات کی ادائیگی بھی فرائض کی طرح ہو۔

(۳)..... محنت کہ تمام آرام و آرائش کو تحصیل علم پر قربان کر دے۔

دور حاضرہ میں تینوں صفات ناپید نہیں تو بہت کم طلبہ میں پائی جاتی ہیں، بالخصوص احترام و ادب استاذ تو کا المفقود (نایاب) محسوس ہوتی ہیں، بہت کم تلامذہ اس دولت سے بہرہ ور ہیں اور بس۔

تعلیم و تدریس اور تصنیف میں اپنی کامیابی کے متعلق فرماتے ہیں:

اویسی غفرلہ: اویسی کو علمی رنگ نہیں چڑھا لیکن لوگ علم والا سمجھتے ہیں۔ اگر فی الواقع صحیح ہے تو یہ بھی استاذ المکرم کا کرم ہے کہ انہوں نے ابوابُ الصرف کے بعد محدثین کے قوانین پڑھا کر ہدایۃ الخو، شرح مائۃ عامل شروع کرادی اور وہ بھی اسی طرح چند اور کتب بھی ایسی رہیں۔ پہلے تو طبیعت پر انقباض (سکڑنا، طبیعت کی رکاوٹ) رہا۔ مگر حقیقت ہے کہ یہ ناکارہ اپنے استاذِ معظم کو پیرومرشد سمجھتا تھا، ان کے فرمان کو دل و جان میں جگہ دی، پھر فضل ایزدی ہوا کہ اگرچہ آتا جاتا کچھ نہیں بعد فراغت اچھے قابل احباب زیر تعلیم رہے اور اسی فن پر متعدد کتابیں پڑھیں۔ یہ سب کچھ فضل ایزدی و توجہ نبوی و دعائے استاذی کا نتیجہ ہے۔

استاذ مخلص ہو تو خوش حال ہوتا ہے۔ معلم کے لیے تدریس میں اخلاص ضروری ہے اگر صرف تنخواہ کا لالچ ہو ہر وقت اپنی پر موشن کی فکر ہو سکیل بڑھوانے کے چکر میں رہے چند دن دنیا میں تو بھلے بھلے ہو جائے مگر خاطر خواہ کامیابی نہ ہوگی اس سلسلہ میں حضور فیض ملت علیہ الرحمہ اپنا ذاتی مشاہدہ لکھتے ہیں:

فقیر کا تجربہ و مشاہدہ ہے کہ جو حضرات دور حاضر محض **توکل علی اللہ** پر درس و تدریس (حفظ القرآن یا درس نظامی) کا مشغلہ رکھتے ہیں وہ ان حضرات سے زیادہ خوشحال اور پرسکون ہیں جو مشاہرہ اور ملازمت کے چکر میں ہیں۔ (استاد و شاگرد کے آداب)

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہ بلا معاوضہ تعلیم دیتے رہے۔ آپ نے اللہ رب العزت اور اس کے پیارے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا و خوشنودی کے لیے امت مسلمہ کی رہبری و رہنمائی کے لیے ہزاروں حفاظ اور علماء کرام کا لشکر تیار فرمایا جو آج دنیا کے مختلف ممالک میں علمی خدمات انجام دے کر معرفتِ علم کے علم جہاد بلند کئے ہوئے ہیں۔

نصف صدی سے زائد عرصہ آپ نے بلا تنخواہ مسند تدریس کو زینت بخشی ملک بھر کے مختلف تعلیمی مراکز میں دورہ تفسیر القرآن کے کورس کرائے، کسی ادارہ سے کبھی معاوضہ طلب نہ کیا کیونکہ وہ اپنے مرشد و مربی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت پروانہ شمع رسالت الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمہ والرضوان کی طرح یہ یقین کامل رکھتے تھے کہ ان اسلامی تعلیمی خدمات کا صلہ اللہ رب العزت اپنی شانِ کریمی کے مطابق ضرور عطاء فرمائے گا کیونکہ اس کا فرمان ہے:

إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ (پارہ ۱۱، سورۃ التوبۃ، آیت ۱۲۰)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ نیکوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے فاضل علامہ قاری عبدالرحمن نقشبندی نے اپنے ایم اے کے مقالہ حضرت فیض ملت کی تعلیمی تدریسی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا:

تیرے علمی کارنامے بخشیں گے تجھ کو دوام
تو نے نسلِ نو کو بخشا ہے شعورِ علم و فن
آبِ ذریں سے لکھے گا کل مورخ تیرا نام
ہے تیری ذاتِ گرامی، لائقِ صد احترام

وصال: آہ یہ ایک مثالی معلم حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ اپنے ہزاروں شاگردوں اور لاکھوں

عقیدہ مندوں کو داغِ مفارقت دے کر ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ - ۲۶ اگست ۲۰۱۰ء بروز جمعرات طویل علالت کے بعد اس دار فانی سے کوچ کر گئے **(إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ)** آپ کا مزار مبارک آپ کے قائم کردہ دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں مرجعِ خلائق ہے۔ حضرت علامہ صاحبزادہ محمد ضیاء اللہ رضوی مرکزی صدر انجمن استاذہ پاکستان بہاولپور تشریف لائے ان کے حکم پر فقیر نے بہت مختصر وقت میں یہ مضمون لکھ کر انہیں روانہ کر دیا۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی رضوی غفرلہ

رکن انجمن استاذہ پاکستان

(جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور ۲۷ ذی قعدہ ۱۴۳۲ھ مطابق ۳ اکتوبر ۲۰۱۱ء پیر شریف قبل صلوٰۃ العصر)